

اقلیتوں کے مساوی حقوق

محمد اسلم رانا، ایئر پریمیر ماہنامہ المذاہب لاہور

ایوارڈ (تعریقی سند اور مبلغ پچاس ہزار روپے) عطا کئے جاتے ہیں۔

اکثریت کے جذبات کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ یہ لوگ سرکار کو پر اسلامی عقائد کے خلاف بیزراگتے ہیں۔ ملکیت نے فتح صلیب کے نصرے مارتے اور عیسائی مجمع کے ساتھ پاکستان کو بھی صلیب سے برکت دیتے ہیں۔

بے ایمان، با ایمانوں کے برابر نہیں ہوتے لیکن عیسائی اقلیت ان حقوق پر مطمئن نہیں ہے۔ اس کا پر زور مطالبہ ہے کہ اقلیتوں کو بھی اکثریت کے مساوی حقوق لٹھ چاہئے۔ لیکن جیسا کہ وضاحت کی جا چکی وطن عزیز میں اقلیتوں کو اکثریت کے مساوی تمام شری حقوق حاصل ہیں۔ البتہ بعض حقوق مسلم اکثریت ہی کے واسطے محفوظ ہیں۔ مثلاً سربراہ ملکت اور وزیر اعظم کا مسلمان ہوتا ضروری ہے۔ عیسائی اقلیت کی مراد ایسے ہی چند مخصوص حقوق سے ہے۔ واضح ہو کہ اقوام عالم کا عام مروجہ اور مسلمہ دستور العمل بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ ملک کی باگ ڈور اکثریت اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے۔ (ذہبی، سیاہی، نیو، اقلیتوں کے پرد نہیں کی جاتی۔ جب روس میں کیوں نہ کام طلبی بولتا تھا تو وہاں مخالفین (سربراہ ملکت اور کلیدی آسائیوں تو کجا) جیسے ملک کے حق کو بھی ترستے تھے۔

یہودی، حق تعالیٰ کے فرزند اور پاک و مطر لوگ تھے۔ غیر اقوام کو جو کچھ سمجھتے تھے خود

لڑپڑ، اخبارات اور کتاب مقدس کی طباعت اور سرعام، تقسیم و اشاعت، فروخت، اور خط و کتابت، سکول چلانے کی کھلی چھٹی ہے۔ اکثریت افراد کو اسلام سے بکانے، پھلانے، مردم بنانے اور اپنے مذہب میں داخل کرنے کی آزادی ہے۔ اقلیتی عبادت گاہوں، مژہبوں اور قبرستانوں کے لئے زمین میا کرنے اور ان کی چار دیواری تک کی تعمیر سرکاری خرچ پر ہونے کی مشین موجود ہیں۔ اپنی عبادات، رسومات، جلسے اور کافرنیس منعقد کرنے، سرعام مذہبی اور سیاسی جلوس نکالنے، پیک مقامات پر نصرے مارنے اور ٹریفک روک کر پر رونق اور پر جhom سرکار کوں اور چراہوں میں تقریبیں اور تبلیغ کرنے میں آزاد ہیں۔ درسرے طبعوں بے نظر در میں ان کے مذہبی جلوس کا الفقار سرکاری اہتمام اور افسروں کی زیر نگرانی ہوتا رہا۔ وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب جے سالک عیسائی سکولوں میں جا کر طلبہ اور اساتذہ کو نقد رقوم، سائیکلیں، موڑ سائیکلیں اور عام خواتین میں سلامی مشینیں تقسیم کیا کرتے تھے۔

اقلیتی توارووں پر ملازمین کو رخصت ملتی ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی سے اقلیتی رہنماؤں کے تیار کردہ پروگرام نظر کئے جاتے ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے اقلیتی اباء، شعرا، کو علاج کئے مالی امداد ملتی ہے۔ فن کاروں، موسیقاروں، گلوکاروں، ڈانسروں کی بدرجہ کمال سرپرستی کی جاتی ہے۔ بہترن کارکردگی پر انسین

الحمد للہ کہ وطن عزیز پاکستان میں اقلیتوں کو تمام مسلمہ شری حقوق حاصل ہیں اور وہ ان سے بہرہ در بھی ہیں۔ انہیں رہنے سئے، جینے لئے، جان و مال کے تحفظ، نقل و حرکت، اپنی جائیداریں بنانے، خریدنے، کام کان اور کارروبار کرنے، پیشے اپنائے، اپنے دینی، عام تعلیمی، میکنیکل اور رفاهی اداروں کی تعمیر و قیام اور ملکی تعلیمی اداروں میں داخلہ، اعلیٰ سرکاری ملازمتوں کے اختیارات میں شرکت و کامیابی، پولیس، فوج اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری حکوموں، شعبوں اور اداروں میں کوبہ اور میراث کی بنا پر ملازمت کی مراعات اور سولتین حاصل ہیں۔

اقلیتی افراد کو سرکاری کیشیوں اور کوششوں میں لیا جاتا ہے۔ انہیں دوٹ دینے اور بدیعتی اداروں، مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں اپنے دوٹوں سے اپنے ہم مذہب، ہم ملک، ہم خیال و ہم شرب اور من پسند نہماں کے سمجھنے کے حقوق میسر ہیں۔ انہیں صوبائی اور مرکزی وزراء، مشیر اور پارلیمنٹی سیکرٹری بھی مقرر کیا جاتا ہے۔

توی اسکل کے مہران کو بھی باقاعدہ "حج کوڑ" ملتا ہے۔ جس سے عیسائی کرسس مانے روزم جاتے ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں ایش کے توار پر دس عیسائیوں کو روم بھیجا گیا تھا جس پر ۲ لاکھ ۷۲ ہزار روپے خرچ اٹھا تھا۔ ۱۹۹۶ء میں ۵۰ عیسائی سرکاری ملازمین کو سرکاری اخراجات پر ایش منانے روم بھیتا منظور کیا گیا تھا۔

اقلیتوں کو اپنے مذہبی جرائد، رسائل،

اس کی عزت کرو۔ (رمیوں ۳:۱۷)

۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں سکھوں کی تعداد فقط ۲۲۶ افراد ہے۔ جو اپنی روزی کمانے میں مصروف و مشغول رہتے ہیں۔ ہندو بھی ملکی معاملات میں وابجی سا حصہ لیتے ہیں اور عام امور سے کچھ سروکار نہیں رکھتے۔ بس ایک عیسائی اقلیت مستعد و فعل ہے اور نام نہاد عجیب واچرجن ”ساوی حقوق“ کا مشتمل کھڑا کئے ہوئے ہے۔ یہ عیسائی ہیں جو سکھوں اور ہندوؤں ایسی مطمئن و سور اقلیتوں کو بہکار رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک نظر سیکھ ہندو بھارت پر بھی ڈال لئی چاہئے۔ جماں اقلیتیں معروف انسانی اور شری حقیق سے بھی محروم ہیں۔

پاکستان کی نظریاتی اور اسلامی مملکت نے اقلیتوں کو جو حقوق دے رکھے ہیں اقوام عالم تو کجا خود عیسائی مالک میں اقلیتی عیسائی فرقوں کو بھی وہ حقوق فصیب نہیں ہیں۔ ”ساوی حقوق“ کے یہ چونچلے صرف پاکستانی عیسائیوں کو ہی سوجہ رہے ہیں۔

دعا کرنی چاہئے کہ حق تعالیٰ پاکستان کی اقلیتوں کو شکرگزاری کی توفیق سے نوازے۔

بقیہ۔ یوم تکبیر کا نقش

مرست و جرات کے اظہار کے موقع میں ایسی چیزوں قابل برداشت ہو جاتی ہیں۔ حضرت ابو دجانہ رض میدانِ احمد میں آکر کر چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چال اللہ تعالیٰ کو تائیند ہے لیکن اس جیسے موقع پر نہیں۔

لیکن یوم تکبیر کے روز منہیات پر مشتمل پروگرام جو ہماری ثافت کا لازم سمجھے جاتے ہیں اور ایسے ڈھونڈنے کے اور دھونم دھڑکنے کے ظاہر بات ہے اس (یوم تکبیر) کے نقش کے سراسر منانی ناقابل برداشت اور گستاخی سمجھے جائیں گے۔

پس خود سچ اور مقدس پولوس کی زبانی متشرع ہوا کہ بے ایمان، با ایمانوں کے برابر نہیں ہوتے۔

لہذا اگر اسلامی پاکستان میں بے ایمان (عیسائی اور دوسری اقلیتیں) جماعتوں کو بالایمان مسلمانوں کے مساوی حقوق میرمنہ ہوں تو ازروے یا نائل (بے ایمان سمجھے جانے والے) عیسائیوں کا اعتراض کرنا ناروا ہے۔

امید و انون ہے کہ ہمارے عیسائی بھائی اپنی کتب مقدسہ کے فرمودات کو بغور پڑھ کر ان پر عمل پیرا ہوں گے۔ اقلیتی حقوق کے اکثری حقوق کے برابر ہونے کے نظریہ کو خیار کئے ہوئے اقلیتی حقوق پر قاعع کریں گے اور ایک

پر امن اور فرمان بدار اقلیت کی طرح رہنا یکیں گے۔ اس ضمن میں کتاب مقدس کا

تفصیلی حکم ہے۔ ”ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو

خدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ پس جو کوئی

حکومتوں کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا

خلاف ہے اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائیں گے۔

کیونکہ تیکوں کاروں کو حاکموں سے خوف نہیں۔

بلکہ بدکار کو ہے پس اگر تو حاکم سے نذر رہنا چاہتا ہے تو یہی کراس کی طرف سے تمی تعریف ہو

گی۔ کیونکہ وہ بہتری کے لئے خدا کا خادم ہے۔

لیکن اگر تو بدی کرے تو ڈر کیونکہ وہ تکوار بے

فائدہ لئے ہوئے نہیں اور خدا کا خادم ہے کہ اس

کے غصب کے موافق بدکار کو سزا دیتا ہے۔ پس

تابعدار رہنا نہ صرف غصب کے ذر سے ضرور ہے بلکہ دل بھی یہی گواہی دیتا ہے۔ تم اس لئے

خراب بھی دیتے ہو کہ وہ خدا کے خادم ہیں اور اس خاص کام میں ہمیشہ مشغول رہتے ہیں۔ سب

کا حق ادا سکرو۔ جس کو خراج چاہئے خراج دو،

جس کو محصول چاہئے محصول۔ جس سے دُرنا چاہئے اس سے ڈرو۔ جس کی عزت کرنا چاہئے

بڑیان سچ معلوم ہے۔ فلسطین فقط ۸ ہزار مرعی میں کا چھوٹا سا ملک ہے۔ جب اس میں کسی بت پرست ملک کی طرف سے ہوا آتی تو یہودی

تو تھو کرتے کہ ہمارے پس پھرٹے ہیاں ہو گئے ہیں۔ یہودی بت پرستوں کے مکان میں داخل ہونے سے ہیاں ہو جاتے تھے۔

اب ہم عیسائی کتب مقدسہ سے معلوم کریں گے کہ عیسائیت میں بھی بے ایمان اتواء، با ایمان عیسائیوں کے ”ساوی حقوق“ نہیں رکھتیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

(۱) نبوت بے ایمانوں کے لئے نہیں بلکہ ایمانداروں کے لئے نہیں۔ (کرنتھی ۲۲:۲)

(۲) اگر ہماری خوشخبری پر پڑا ہے تو بلاک ہونے والوں ہی کے لئے پڑا ہے مگر سچ جو خدا کی صورت ہے، اس کے جلال کی خشخبری ان پر نہ پڑے۔ (۲۔ کرنتھی ۳:۲)

(۳) موجودہ عیسائیت کے بانی اور شارع و شارح پولوس مقدس کی خصوصی تائید ہے۔ ”بے ایمانوں کے ساتھ نامہوار ہوئے میں نہ بتو کیونکہ راستبازی اور بے دینی میں کیا میں جول یا درشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟ سچ کو بیلعال کے ساتھ کیا موافقت؟ یا ایمان دار کا بے ایمان سے کیا واطط؟“ (۲۔ کرنتھی ۱۳:۲)

(۴) سچ نے غیر یہود ناخنوں بت پرستوں کو ”کتے“ پکارا تھا۔ (انجلی متن ۲۴۱۵ پادری ڈلوکی تفسیر بائبل صفحہ ۲۷۸ کالم ۲)

یہاں مقدس پولوس ختنہ کرنے والے یہودیوں کو ”کتے“ لکھتا ہے اور ان کے ختنہ کی کھل کھوانے کے لیے خدائی حکم کی تنیش تذیل اور تفصیل کرتا ہے۔ کتوں سے خبردار رہو۔ بدکاروں سے خبردار رہو۔ کھوانے والوں سے خبردار رہو۔ کیونکہ مختون تو ہم ہیں اور خدا کی روح کی ہدایت سے عبادت کرتے ہیں اور سچ یہو پر فخر کرتے ہیں اور جسم کا بھروسہ نہیں کرتے۔ (فلبی ۳:۲)